فکر اقبال اور مسئلہ کشمیر

Iqbal's Thought and the Kashmir Issue

Yasmeen Kauser, Ph.D.
University of Sialkot, Sialkot
Yasmin.imranb@gmail.com

Abstract

This academic paper examines the profound connection between the philosophical thought and political activism of Allama Muhammad Iqbal and the Kashmir issue during the British Raj. It posits that Iqbal's engagement was multifaceted, driven not only by his own Kashmiri heritage but also by a deep ideological commitment to justice and Muslim self-determination. The research employs narrative and analytical methods to explore Iqbal's poetic works, political speeches, and personal correspondence, which consistently highlighted the oppression faced by Kashmiri Muslims under the Dogra Hindu rule sanctioned by the British Empire. The study details how Iqbal transcended mere poetic lamentation to become a central figure in the early Kashmiri freedom movement. He mobilized political consciousness, provided strategic leadership through the All-India Muslim Kashmir Conference, advocated for Kashmiri rights at international forums like the Round Table Conferences, and organized financial and moral support for political prisoners. Despite facing a ban on entry into Kashmir and government-sponsored propaganda, Iqbal's efforts were instrumental in fostering a sense of '*Khudi'* (selfhood) and resistance among Kashmiris. The paper concludes that Iqbal's perspective—emphasizing unity, political awakening, and ethical resistance—remains critically relevant to understanding the historical and ongoing struggle in Kashmir, framing it as an enduring quest for justice against occupation.

Keywords: Allama Iqbal, Kashmir issue, Dogra rule, British rule, Kashmiri freedom movement, self-determination, political poetry, Indian Independence

کلیدی الفاظ: علامہ اقبال، مسئلہ کشمیر، ڈوگرہ حکومت، برطانوی حکومت، کشمیر کی تحریک آزادی، خودارادیت، سیاسی شاعری، آزادی ہند

زیر نظر تحقیقی مقالے میں اقبال اور کشمیر کے تعلق کا جائزہ ان کی تحریروں کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے، جس کا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ اقبال نے خوبصورت خطہ اور اس کے لوگوں سے اپنی خصوصی محبت کو مد نظر رکھتے ہوئے کشمیر کے مسائل کے بارے میں کن خیالات اور احساسات کا اظہار کیا۔ اقبال کے وہ اشعار جو رسائل و جرائد کی سب سے زیادہ زینت بنے ان کا تعلق کشمیر اور اس کے عوام سے تھا۔ علامہ اقبال کا کشمیر سے گہرا تعلق تھا، نہ صرف اس لیے کہ وہ خود ایک کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے، بلکہ اس لیے بھی کہ وہاں کے زیادہ تر لوگ مسلمان تھے۔ انگریزوں کی سرپرستی میں ہندو حکومت نے اس اکثریت کو کچلنے کی کوشش کی، وہ کشمیریوں کے حقوق کو پامال کر رہے تھے اور انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں پسماندہ رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اقبال جیسا حساس انسان ان مظالم سے نہ صرف رنجیدہ ہوا بلکہ بولنے پر بھی مجبور ہوا۔ علامہ اقبال نے کشمیر کے مسلمانوں کو انگریزوں اور ہندوؤں کے خلاف ڈٹ جانے کے لیے تیار کرنے کی کوشش کی۔ اکیسویں صدی کے تناظر میں بھی کشمیر

کے حوالے سے اقبال کی فکر جو کہ باہمی محبت اور اتحاد کا تناظر تھا، متعلقہ ہے۔ کشمیری اس کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس مقالے میں بیانیہ اور تجزیاتی تحقیق کے طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔

تحقیق کے مقاصد

۱. مسئلہ کشمیر فکر اقبال کے پس منظر میں
۲. کلام اقبال میں مسئلہ کشمیر کا حل
۳. تحریک حریت کشمیر میں اقبال کا حصہ

سوالات تحقیق

زیر نظر تحقیقی مقالے کے سوالات درج ذیل ہیں:

۱. فکر اقبال میں مسئلہ کشمیر کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟
۲. کلام اقبال میں مسلمانوں کے بڑے مسائل میں سے کشمیر کے مسئلے کی کیا حیثیت تھی؟
۳. مسئلہ کشمیر کا حل کیا ہے؟

طریقہ ہائے تحقیق:

زیر نظر تحقیقی مقالے میں بیانیہ، تجزیاتی، متنی طریقہ ہائے تحقیق اپنائے گئے ہیں۔

تحقیقی و تنقیدی مباحث

اقبال کی کشمیر سے دلی محبت

علامہ اقبال کا کشمیر سے گہرا تعلق تھا، اس کی وجہ صرف یہ نہیں تھی کہ وہ خود ایک کشمیری خاندان سے تھے بلکہ اس لیے کہ وہاں مسلمانوں کی اکثریت آباد تھی۔ اس اکثریت کو ہندو حکومت نے انگریزوں کی سرپرستی میں کچلنے کی کوشش کی، وہ کشمیریوں کے حقوق پامال کر رہے تھے اور زندگی کے تمام شعبوں میں انہیں پسماندہ رکھنے کی کاوشیں کی جا رہی تھیں۔ اقبال جیسی حساس شخصیت ان مظالم پر نہ صرف رنجیدہ ہوئے بلکہ شعلہ نوائی پر مجبور ہو گئے۔ علامہ اقبال نے کشمیر جنت نظیر کے مسلمانوں کو انگریزوں اور ہندوؤں کے سامنے ڈٹ جانے کے لیے تیار کیا۔ کشمیریوں میں احساسِ خودی، انفرادیت اور جذبہ حُریت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ علامہ اقبال نے اپنے کلام میں کشمیر کا ذکر جب بھی کیا بڑی محبت اور دل سوزی سے کیا ہے۔

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
کل جسے اہلِ نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر (۱)

اقبال اور مسئلہ کشمیر

علامہ نے کشمیر کو دیگر ارضی خطوں سے زیادہ اہمیت دی۔ کشمیر کے مؤرخ مولانا محمد دین فوق لکھتے ہیں کہ اقبال کی جو نظمیں سب سے زیادہ رسائل و جرائد کی زینت بنیں وہ کشمیر اور اس میں رہنے والے لوگوں سے تعلق رکھتی تھیں۔(۲) اقبال نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی کوششیں جاری رکھیں۔ انھوں نے اپنی شاعری، تقاریر اور دیگر تحریروں سے مہاراجا کشمیر کی شر پسندیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

تحریک حریت کشمیر

اقبال کا تحریکِ حُریتِ کشمیر سے دیرینہ فکری و عملی تعلق تھا، جو آخری دم تک قائم رہا۔ اقبال کے گورنمنٹ کالج لاہور کے زمانہ طالبِ علمی کے دوران میاں کریم بخش مرحوم نے "مجلس کشمیری مسلمانانِ لاہور" قائم کی، اقبال نہ صرف اس انجمن سے وابستہ ہوئے بلکہ اس کے لیے نظم بھی لکھی جو "کشمیری میگزین" (مارچ ۱۹۰۹ء) میں شائع ہوئی۔(۳) اقبال کے کئی کشمیری دوست بھی تھے۔ اقبال کی کشمیر سے متعلق تحریریں "کشمیر گزٹ" اور "کشمیری میگزین" میں بھی شائع ہوئیں۔

اقبال کا دورہ کشمیر

اقبال اپنے دورہِ کشمیر سے بہت پہلے سے ہی کشمیر و اہلِ کشمیر سے خاص محبت رکھتے تھے جس کا اظہار وہ اپنے کلام میں گاہے گاہے کیا کرتے تھے۔ محمد دین فوق نے "مشاہیرِ کشمیر" میں اقبال کا کشمیر سے متعلق کلام پیش کیا۔ لاہور میں کشمیری برادری کے جلسوں میں اقبال اکثر کشمیر کے موضوع پر کلام سنایا کرتے اور اہل کشمیر کی رگوں میں جوشِ حریت بیدار کرتے رہے۔ بعض اوقات سننے والوں پر ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ ۱۹۰۸ء میں "آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس" کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے پہلے جنرل سیکرٹری علامہ اقبال تھے۔ اس کانفرنس نے جہاں کشمیری مسلمانوں کے لیے سماجی خدمات سرانجام دیں وہاں کشمیریوں کے تعلیمی مسائل کے حل کے لیے بھی کام کیا۔ اس کانفرنس میں پاس ہونے والی قرار دادیں مہاراجا کشمیر کو بھی بھیجی جاتی تھیں۔ ۱۹۱۰ء میں علامہ اقبال نے محمد دین فوق اور دیگر حضرات کے ہمراہ کشمیر ہاؤس لاہور میں مہاراجا پرتاب سنگھ سے ملاقات کی اور کشمیریوں کے مسائل کے حل کی طرف راجا کی توجہ مبذول کروائی۔ راجا نے اقبال کو کشمیر آنے کی دعوت بھی دی لیکن اقبال نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔(۴)

کشمیر کا پہلا سفر

اقبال جون ۱۹۲۱ء میں پہلی دفعہ کشمیر گئے، تقریباً دو ہفتے تک کشمیر میں قیام کیا۔ اس سفر میں مولوی احمد دین اور منشی شیخ طاہر دین مرحوم بھی ہمراہ تھے۔ ہاؤس بوٹ میں ان کا قیام رہا۔ اقبال کسی مقدمے کے سلسلے میں کشمیر گئے تھے، جہاں سیر بھی کی۔ اس دوران کشمیریوں کی زبوں حالی کا بھی بغور مشاہدہ کیا تو بہت دکھی ہوئے اور کشمیریوں کی خودی بیدار کر کے غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے انہیں تیار کیا۔(۵)

کلام اقبال میں کشمیر:

"پیامِ مشرق" جو اقبال کے اس سفرِ کشمیر کے بعد شائع ہوئی اس میں ان کی تین نظمیں "کشمیر"، "غنی کشمیری" اور "ساقی نامہ" کشمیر کے موضوع پر موجود ہیں۔ ان نظموں میں کشمیر کے حسنِ فطرت کے دلکش نظاروں کی خوبصورت منظر کشی کی گئی ہے، "ساقی نامہ" اقبال نے کشمیر

کے نشاط باغ میں بیٹھ کر لکھا تھا۔ جس میں بہار کا خوب صورت نظارہ پیش کیا ہے۔اور بعد میں رب سے دعا کی ہے کہ کشمیریوں کے دل میں شرابِ حریت کے چند قطرے ڈال کر مردہ جسموں میں سوز کی لہر پیدا کر دے۔

شقایق برویاں ز خاک نژندم
بہشتے فروچیں بمشت غبارے
نہ بینی کہ از کاشغر تا بہ کاشاں
ہماں یک نوا بالد از ہر دیارے(۶)

(ترجمہ اشعار: میری سرنگوں اور خوار قوم میں مجاہد نوجوان پیدا کر دے تاکہ یہ مشتِ غبار دنیا میں عیش و عشرت سے ہم کنار ہو جائے تو نے دیکھا نہیں کہ کاشغر سے کاشان (ایران) ہر شہر سے ایک ہی آواز بلند ہو رہی ہے۔) دوسری نظم "غنی کشمیری" کے نام سے لکھی، اس نظم میں اقبال نے غنی کشمیری کی خودداری کی تعریف کی ہے۔

کشمیر میں ہندو مسلم فسادات

۱۹۳۱ء میں تحریکِ حریتِ کشمیر میں خوب جوش پیدا ہو رہا تھا، اقبال بھی کشمیر کے سیاسی و سماجی حالات پر گہری نگاہ رکھے ہوئے تھے۔اس دور میں کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے جن سے کشمیر کے مسلمان بھڑک اٹھے مثلاً ایک مسجد میں مسلمان جمع ہوئے کہ مسجد میں نماز ادا کی جائے۔ ابھی مولانا صاحب خطاب کرنے ہی والے تھے کہ ایک ہندو سب انسپکٹر پولیس نے امام کو خطبہ دینے سے روک دیا۔ دوسرا واقعہ اس وقت پیش آیا جب جموں سنٹرل جیل میں ایک ہندو کانسٹیبل نے قرآنِ مجید کی بے حُرمتی کی۔اس پر ایک شخص نے اشتعال انگیز تقریر کر دی۔ پولیس نے اس شخص کو فوراً گرفتار کر لیا۔ جب یہ گرفتار شخص ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو عدالت میں پیش کیا گیا تو مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد عدالت کے باہر جمع ہو گئی۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے گولی چلا دی جس کے نتیجے میں دس بارہ اشخاص شہید ہو گئے۔اس واقعے سے مسلمانوں کے جذبات بھڑک اُٹھے اور کشمیر کے کئی علاقوں میں مسلمانوں نے احتجاج شروع کر دیے، پولیس مزید سختی کرنے لگی۔ جس کے نتیجے میں یہ مظاہرے فرقہ وارانہ فسادات کی صورت اختیار کر گئے۔ حالات اتنے بگڑ گئے کہ کشمیر حکومت نے برطانوی حکومت سے فوج طلب کر لی۔(۷)

کشمیریوں پر ظلم و ستم

مذکورہ بالا واقعات سے کشمیر کے اندرونی حالات بہت خراب ہو گئے۔ مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر پابند سلاسل کیا جا رہا تھا۔ جس سے حالات مزید بگڑتے گئے۔ مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند ہو گئے۔ مذہبی آزادی بھی ختم تھی، عبادت گاہوں پر سرکار کا قبضہ تھا۔ غربت، افلاس اور سماجی مسائل نے لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ کشمیریوں کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگ گئی، ایک عجیب بے بسی اور لاچارگی کے حالات تھے جن میں کشمیر کی تحریک ایک انقلابی دور میں داخل ہوئی۔

حکومت کے خلاف تحریک کا آغاز

۲۱ جولائی، ۱۹۳۴ سری نگر میں ایک کارخانے میں ۵۰۰۰ مزدوروں نے بائیکاٹ کر دیا۔اسی احتجاج میں جب دوسرا دن شروع ہوا تو تقریباً ۱۰۰۰ کارخانے کے مزدوروں پر فوج نے چڑھائی کر دی۔اس کے خلاف احتجاج میں مسلم کشمیری کانفرنس لاہور اور امرتسر نے عام جلسے

منعقد کئے۔ اقبال کو بھی اس واقعے کا بڑا دکھ ہوا۔ کشمیر کے سیاسی رہنماؤں نے کلامِ اقبال کے ذریعے مسلمانوں کا خون گرما کر ایمان تازہ کیا۔ اس طرح حکومت کے خلاف ایک پُرزور تحریک کا آغاز ہوا۔ اقبال نے ۱۴ اگست، ۱۹۳۱ء کو یومِ کشمیر منانے کا اعلان کیا اور اپنی طرف سے اپیل جاری کی، اس میں انھوں نے مسلمانوں کو کہا کہ آپ کا دشمن درست نہیں سمجھ سکا وہ آپ کو بے حس اور بے جان قوم سمجھتا ہے۔ آپ سب مل کر یوم کشمیر کو کامیاب بنا کر اس کی بدگمانی کو غلط ثابت کریں اور اپنے عمل سے یہ باور کروائیں کہ ہمارا تعلق ایک غیرت مند قوم سے ہے جو آپ کے ظلم و بربریت کو کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ آپ کو بھرپور جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔(۸)

کشمیری مسلمانوں کو تنبیہ

علامہ اقبال نے ریاستِ کشمیر میں فسادات پر جو ۱۹۳۳ء میں بیان دیا اس میں کہتے ہیں کہ حکومتِ کشمیر کی جانب سے جو تازہ ترین اعلانیہ جاری کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ سرِی نگر میں امن وامان کی فضا ہے، تاہم قابلِ اعتماد ذرائع سے جو اطلاع مجھے موصول ہوئی اس کے مطابق کہ حالات اتنے بھی پُرسکون نہیں جتنے سرکاری طور پر ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ کشمیری حکومت میں ایسی قوتیں موجود ہیں جنھوں نے کرنل کرلون کی حکمتِ عملی کو ناکام بنانے کے ضمن میں کام کیا ہے۔

ہندوستان کے ناساز حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اقبال نے خاص طور پر کشمیر کے مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ دشمنوں کی سازشوں سے خبردار رہیں اور آپس میں پیار محبت اور اتحاد پیدا کریں فرقہ بندیوں کو ختم کریں اور ایک ایسی جماعت تشکیل دیں جو آپ سب کے حقوق کی ترجمانی کرتے ہوئے حق کے لیے آواز بلند کرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو عوام کی فلاح سے متعلق رہنماؤں کی کاوشیں غیر مؤثر ثابت ہوں گی۔(۹) کشمیر کے مسلمانوں میں حرکت اور زندگی کے آثار پیدا ہوئے اور انہوں نے ڈوگرہ حکومت کے خلاف آواز بلند کی اور نئے جوش و جذبے سے آزادی کی کوششوں کو تیز کیا۔ ان حالات میں کشمیری مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم ڈھائے جانے لگے۔

آزادی کی کوششیں

اقبال کی کشمیریوں کے ساتھ محبت صرف شاعری کی حد تک نہیں تھی بلکہ اُنھوں نے سیاسیاستِ کشمیر کی ابتدائی مراحل میں بڑھ چڑھ کر حصہ بھی لیا اور ہندوستان سے باہر بھی اپنی کاوشیں جاری رکھیں۔ اقبال نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے مہاراجا کشمیر کی مسلمان مخالف سرگرمیوں کو ختم کرنے کی سعی کی۔ مولانا عبدالمجید سالک لکھتے ہیں:

> علامہ اقبال کے نہایت مخلصانہ تعلقات نواب حمیداللہ خان تاجدارِ بھوپال سے تھے اور تاجدارِ بھوپال مہاراجا کشمیر کے دوست تھے۔ علامہ نے ان کے ذریعے کوشش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومتِ کشمیر نے کشمیریوں کے آئینی مطالبات کی سلسلے میں گلینسی کمیشن مقرر کیا۔ اُس وقت علامہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے صدر تھے۔۔۔ علامہ اقبال کشمیر کے مسائل کے ذریعے سے بھی مسلمانانِ کشمیر کے مسائل اٹھاتے رہے اور اسیرانِ کشمیر کی رہائی پر اصرار کرتے رہے۔(۱۰)

اس گلینسی کمیشن میں شیخ محمد عبداللہ ایک عوامی گواہ کی حیثیت سے پیش ہوئے۔ انھوں نے کمیشن کے سامنے کشمیریوں کا مقدمہ پیش کیا لیکن اس سچائی کے پیش کرنے پر انھیں قید کر دیا گیا۔ اقبال اس واقعے سے بہت دکھی ہوئے اور شیخ محمد عبداللہ کی اس قید و بند پر احتجاج کرتے ہوئے برطانوی حکومت سے اس سلسلے میں رجوع کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شیخ محمد عبداللہ سمیت کئی قیدی رہا کر دیے گئے۔ اس دوران کشمیری لیڈر آپس میں الجھ

پڑے۔اس کشیدہ صورتِ حال کو ختم کرنے کے لیے شیخ محمد عبداللہ نے اقبال کو خط لکھ کر مسائل کو حل کرنے کے لیے کشمیر آنے کی دعوت دی۔ (۱۱)رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں:

کشمیر کی غلامی، کشمیریوں کی مظلومی اور تباہ حال حکمران طبقہ کی درازدستی اور سفاکی کوہستانِ کشمیر میں مسلم اکثریت کی پامالی اور ہندو اقلیت کی فرماں روائی یہ وہ حوادث تھے جنھوں نے اقبال کا دل خون کر دیا تھا کشمیر میں آزادی اور حریت کی ذرا سی بھی لہر اٹھتی دیکھتے تھے تو فرطِ مسرت سے سرشار ہو جاتے تھے۔(۱۲)

مسئلہِ کشمیر کے حوالے سے اقبال آل انڈیا مسلم کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے اپنے خطبۂ صدارت میں فرماتے ہیں:

جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے میرے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس ملک میں جو واقعات ابھی حال ہی میں رونما ہوئے ہیں، ان کا تاریخی پسِ منظر بیان کروں۔ایسے لوگوں کی بظاہر یکایک بیداری، جن کی خودی کا شعلہ تقریباً بُجھ چکا تھا، اُن تمام اشخاص کے لیے جنھیں موجودہ ایشیائی عوام کی اندرونی کشمکش کے متعلق بصیرت حاصل ہے، ایک مژدۂ جاں فزا ہونا چاہیے۔ کشمیر کے عوام کے مقاصد بالکل درست ہیں اور مجھے اس معاملے میں کوئی شک نہیں کہ اس ذہین اور ہوشیار قوم میں اپنی شخصیت کے احساس کا احیاء نہ صرف ریاست کی تقویت کا باعث ہو گا بلکہ پورے ہندوستان کی عوام کے لیے ایک ذریعہِ قوت بنے گا۔(۱۳)

اقبال کے خلاف سازشوں کا آغاز

اقبال کشمیر کی آزادی کے لیے دن رات کوشش کر رہے تھے جس سے تحریکِ حریتِ کشمیر کو ایک خاص تقویت اور فروغ حاصل ہو رہا تھا۔ مسلمانانِ ہند کے رہنما متحد ہو کر آپ کا ساتھ دے رہے تھے اس لیے ڈوگرہ حکومت نے اقبال کے خلاف سازشی پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ مسٹر راگھون نے "ٹرائبیون" اخبار (۲۶،اگست ۱۹۳۳ء) میں یہ تحریر شائع کی کہ کشمیر میں ان خراب حالات کے دوران ایک ہندستانی نے حکومتی عہدہ حاصل کرنے کے لیے درخواست دی ہے۔اس بات پر اقبال کے قریبی دوست غلام رسول مہر نے علامہ سے اس سیاسی شخصیت کا نام پوچھا تو اس پر اقبال نے فرمایا کہ پہلے بھی ایک ہندو نمائندے کی اخبار نے میرا نام لکھا تھا اس لیے اس طرح کے پروپیگنڈے سے میں نے کشمیر کے ایک جلسے میں انکار کر کے یہ باور کروانا چاہتا ہوں میں ان معمولی وزارتوں کے لیے کسی کو درخواست دوں گا یہ تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسی خبریں دشمن ہی پھیلاتے ہیں۔(۱۴)

کشمیر کی آزادی کے لیے اقبال کیا جذبہ رکھتے تھے؟اس سلسلے میں میر واعظ مولانا احمد اللہ لکھتے ہیں کہ جب انہوں نے جلاوطنی کا بتایا تو اس پر اقبال نے فرمایا مولانا! اگر آپ اس جلاوطنی کی نسبت کشمیر میں ڈوگرہ فوج کے ہاتھوں شہادت کی سعادت حاصل کر لیتے تو مجھے بہت مسرت ہوتی۔(۱۵)

اقبال کی کشمیر داخلے پر پابندی

۱۹۳۶ء میں اقبال کا کشمیر جانے کا ارادہ تھا لیکن کشمیر کی ڈوگرہ حکومت نے اقبال کے کشمیر میں داخلے پر پابندی لگا دی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر اقبال کشمیر آ گئے تو اس دورے سے کشمیری مسلمانوں کی جذبہ آزادی کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ شیخ محمد عبداللہ اپنی خودنوشت "آتشِ چنار" میں لکھتے ہیں کہ علامہ کی کشمیر میں مقبولیت کو دیکھتے ہوئے مہاراجا کی سرکار نے ان کی کشمیر آنے پر پابندی کی درخواست کو اکتوبر تک ملتوی کر دیا۔

جب سرکار نے اجازت دی تو سردی کے موسم کا آغاز ہو چکا تھا جس کی وجہ سے اقبال نے اپنا دورہ اگلے سال تک ملتوی کر دیا اور اگلے سال تک اقبال اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ علامہ سبھی کو کشمیریوں کے اتحاد قائم رکھنے پر زور دیتے تھے۔ وہ ان کی نجات اسی میں پوشیدہ سمجھتے تھے۔(۱۶)

برطانوی حکومت نے ہندوستان کے آئینی اور سیاسی مسائل کے لیے ۱۹۳۰ء کے اواخر میں لندن میں ایک گول میز کانفرنس طلب کی اس میں اقبال شریک نہ تھے۔ دوسری گول میز کانفرنس ستمبر ۱۹۳۱ء میں بلائی گئی جس میں اقبال کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ غلام رسول مہر بھی ہمراہ تھے۔ علامہ نے دیگر مسائل کے ساتھ کشمیر کی سیاسی صورت حال پر بات چیت کی۔

گول میز کانفرنس میں کشمیر کا مسئلہ

اقبال نے دوسری گول میز کانفرنس میں کشمیر کے مسئلے کو ہر پہلو سے پیش کیا۔ ڈاکٹر رشید احمد جالندھری نے اپنی تحقیق کے دوران انڈیا آفس لائبریری لندن میں "ڈاکٹر اقبال اور کشمیر" سے متعلق ایک فائل تلاش کی جس میں اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح کی کشمیر کے متعلق بات چیت درج ہے۔ یہ گفتگو انگریزی زبان میں ہوئی جس میں اقبال نے کشمیر کے سیاسی حالات پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مہاراجا کشمیر نے موجودہ سیاسی صورت حال کو جاری رکھنے کی اجازت دی تو وہ اس کا ذمہ دار ہو گا، اس انتشار کے دور میں کشمیر میں بے دردی سے بچوں کو مارا جا رہا ہے، عورتوں کی عصمت دری ہو رہی ہے اس لیے ہندوستانی مسلمان کشمیر میں ڈوگرہ سرکار کے ذریعے ہونے والے ظلم و ستم کی صاف و شفاف تفتیش کروانے کے حق میں ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ سیکرٹری آف سٹیٹ (برائے ہندستان) تک یہ بات پہنچا دیں کہ وہ کشمیری فوج کے ہاتھوں ہونے والے مظالم کی فوری تحقیقات کے احکام جاری کریں۔ اگر مہاراجا کشمیر یا اس کی انتظامیہ قصوروار ہو تو مہاراجا کو معزول کر دیا جائے۔ کشمیر کو ڈوگرہ راجا نے صرف ۷۵ لاکھ روپے میں فروخت کر دیا۔ یہ سودا سراسر ظلم اور ناانصافی پر مشتمل ہے۔(۱۷) بقول اقبال:

کیا عجب کشمیر میں رہ کر جو ہے ان پر جفا
پای گل اندر چمن دائم پر است از خار ہا(۱۸)

کشمیریوں کی مالی امداد

اقبال نے کشمیر کے اسیرانِ حریت کی مالی معاونت کے لیے نواب بہادر یار کو ۱۴، ستمبر ۱۹۳۳ء کو جو خط لکھا وہ کشمیریوں کے ساتھ ان کی سچی اور والہانہ محبت کا عکاس ہے۔ اس میں اقبال لکھتے ہیں کشمیر کے معصوم حریت پسندوں کی اس مشکل گھڑی مالی مدد کرنے کی درخواست ہے۔ برطانوی حکومت کی جانب سے جو ناجائز مقدمات چلائے جا رہے ہیں ان کے اخراجات برداشت کرنے کے لیے فنڈز کم ہیں۔ آپ مسلمانوں کے لیے درد دل رکھنے والے ہمدرد خیر خواہ ہیں۔ اور مجھے یقین واثق ہے کہ آپ اس سلسلے میں مظلوم کشمیری مسلمانوں کی ضرور دست گیری فرمائیں گے۔(۱۹)

اقبال نے اپنی شاعری میں کشمیر پر مختلف نوعیت سے اظہارِ خیال کیا مثلاً "جاوید نامہ" میں کشمیری قوم کو ترقی کرنے کا لائحہ عمل دیا گیا ہے۔ اقبال کشمیریوں سے دلی ہمدردی رکھتے تھے۔ انہوں نے کشمیر کی بڑی شخصیات پر بھی قلم اٹھایا جن میں امیر کبیر علی ہمدانی اور ملا طاہر غنی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ "پیامِ مشرق" میں بھی کشمیر پر چند نظمیں تحریر کیں۔

توڑ اس دستِ جفا کیش کو یا رب جس نے
روحِ آزادی ِکشمیر کو پامال کیا(۲۰)

خطوط اقبال میں کشمیری شخصیات

اقبال کے خطوط، خطبات اور شاعری میں آزادیِ کشمیر کا موضوع زیرِ بحث رہا۔ کشمیری دانشوروں، سیاستدانوں اور دیگر اصحابِ فکر و نظر کا اقبال کی فکر پر گہرا اثر تھا۔ "مکاتیبِ اقبال" میں نذیر نیازی اور محمد دین فوق جیسی شخصیات کے نام بہت سے خطوط میں تحریکِ آزادیِ کشمیر کا تذکرہ ملتا ہے۔ اقبال کے محمد دین فوق کے نام تقریباً تیس سے زیادہ خطوط ملتے ہیں جن میں زیادہ تر کشمیر اور کشمیریوں سے متعلق مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

سمجھا لہُو کی بوند اگر تُو اسے تو خیر
دِل آدمی کا ہے فقط اک جذبۂ بلند
گردش مہ و ستارہ کی ہے ناگوار اسے
دل آپ اپنے شام و سحَر کا ہے نقش بند
جس خاک کے ضمیر میں ہے آتشِ چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاکِ ارجمند (۲۱)

ڈاکٹر گوہر نوشاہی اقبال اور کشمیر کے تعلق کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"اقبال کا دل ہندوستان اور کشمیر کی تباہی پر کڑھتا اور وہ اپنے خیالات کے اظہار پر مجبور ہو جاتے تھے اور کبھی کبھی وہ رزمِ سیاست کی کمان اپنے ہاتھ میں لے کر قوم کی رہبری و راہنمائی کے لیے میدانِ کارزار میں بھی کود پڑتے تھے۔"(۲۲)

اقبال کشمیر کے مستقبل سے ہر گز مایوس نہ تھے وہ غلام احمد مہجور کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں: "میرا عقیدہ ہے کہ کشمیر کی قسمت عنقریب پلٹا کھانے والی ہے"(۲۳)

نتائج

زیر نظر مقالے میں اقبال کے کشمیر کے مسئلے پر جو حکیمانہ خیالات پیش کیے گئے ہیں۔ فکر اقبال کی روشنی میں ہم آج بھی کشمیر سمیت مسلم امہ کے دیگر مسائل کو بھی حل کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب آپس کے اختلافات ختم کر کے ایک ایسا اتحاد پیدا کریں جسے کوئی دشمن توڑ نہ سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ دشمن ہمیشہ کمزور اور اکیلے پر حملہ کرتا ہے وہ کبھی اکٹھ پر حملہ نہیں کرتا۔ عصر حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان قرآن و سنت کی تفہیم کے ساتھ ساتھ جدید علوم و فنون سے خود کو آراستہ کریں تاکہ جدید دور کے چیلنجز کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر کے ترقی یافتہ اقوام کے ساتھ کھڑے ہو سکیں۔ اقبال کبھی بھی مسلمانوں کے مستقبل سے مایوس نہیں ہوئے۔ کشمیر کی قسمت کے بدلنے پر یقین رکھتے تھے۔

مستقبل کا لائحہ عمل

فکر اقبال میں کشمیر کے مسئلے کے سیاسی، دینی، سماجی پہلوؤں کو تفصیل سے تحقیق کا موضوع بنایا جا سکتا ہے۔ اقبال نے عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کو کس طرح اٹھایا اس پہلو پر بھی کام کرنے کی گنجائش ہے۔ مسئلہ کشمیر کو کس طرح اقوام متحدہ کے ساتھ ساتھ مختلف بین الاقوامی فورمز پر اٹھا کر اس کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے فکر اقبال سے کافی مدد مل سکتی ہے۔ عصر حاضر میں مسئلہ کشمیر کے ساتھ ساتھ مسلم امہ کے دیگر مسائل مثلاً مسئلہ فلسطین، ایران، عراق، شام، افغانستان، چیچنیا وغیرہ کا حل بھی نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ملت اسلامیہ کو آپس کے بھائی چارہ کو قائم رکھتے ہوئے اتحاد قائم کرنا ہو گا۔

اختتامی بحث

الغرض اقبال کشمیر کی آزادی کے لیے ایک خاص جذبہ رکھتے تھے۔ وہ کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر کڑھتے تھے اور انہیں ظالم حکمرانوں اور ہندوؤں کے ظلم و ستم سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ وہ کشمیریوں کی خودی کو بیدار کر کے آزادی کے لیے تیار کرنا چاہتے تھے۔ وہ تادمِ آخر کشمیر اور کشمیریوں کے غم میں بے قرار رہے اور کشمیر کی تحریکِ آزادی کو کامیاب بنانے کے لیے ہر دم کوشاں رہے۔ ابھی چند دن قبل ۲۲ اپریل ۲۰۲۵ کو بھارت حکومت نے شر انگیزی کی ایک اور کارروائی کی ہے۔ جموں کشمیر کے ضلع اننت ناگ میں پہلگام کے قریب دہشت گردی کے حملے میں ۲۸ سیاح اور ۲۰ سے زائد معصوم نہتے شہری زخمی ہوئے اس حملے کا خاص مقصد کشمیر کی سیاسی و جغرافیائی حیثیت کو ختم کرنا اور مسلمانوں کو بدنام کرنا تھا یہ حملہ اب تک کشمیر پر کیے گئے دہشت گردی کے مہلک ترین حملوں میں سے ایک تھا۔ ابھی تک بھارت اپنی شر پسند کارروائیوں سے باز نہیں آ رہا۔ (۲۴) بہر حال ہم بھی اقبال کی طرح کشمیر کے مستقبل سے مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ایک دن کشمیر کی آزادی کا سورج ضرور طلوع ہو گا اور ان کی قربانیاں رنگ لائیں گی۔ ان شاءاللہ

حوالہ جات

۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، کلیاتِ اقبال، اردو، (لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۴ء)، ص ۳۹۷

۲۔ کلیم اختر، اقبال اور مشاہیرِ کشمیر، (لاہور، اقبال اکادمی، ۱۹۹۷)، ص ۲۴۷

۳۔ صابر آفاقی، ڈاکٹر، جلوہِ کشمیر، (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۸ء)، ص ۲۱۰

۴۔ ایضاً، ص ۲۱۲

۵۔ گوہر نوشاہی، مرتب، مطالعہِ اقبال، (لاہور: بزمِ اقبال، مئی ۱۹۸۳ء)، ص ۱۲۰

۶۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، کلیاتِ اقبال، فارسی، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۸)، ص ۲۸۶

۷۔ گوہر نوشاہی، مرتب، مطالعہِ اقبال، محولہ بالا، ص ۱۳۸-۱۳۹

۸۔ کلیم اختر، اقبال اور مشاہیرِ کشمیر، محولہ بالا، ص ۲۷۳

۹۔ اقبال احمد صدیقی، مترجم، علامہ اقبال۔ تقریریں، تحریریں اور بیانات، (لاہور: اقبال اکادمی، ۲۰۱۵ء)، ص ۳۱۶، ۳۱۷

۱۰۔ کلیم اختر، اقبال اور مشاہیرِ کشمیر، محولہ بالا، ص ۲۴۸

۱۱۔ ایضاً، ص ۲۴۹

۱۲۔ رئیس احمد جعفری، اقبال اور سیاستِ ملی، (لاہور: اقبال اکادمی، پاکستان، ۱۹۸۱ء)، ص ۴۹۰

۱۳۔ گوہر نوشاہی، مرتب، مطالعہِ اقبال، محولہ بالا، ص ۱۴۰-۱۴۱

۱۴۔ محمد رفیق افضل، مرتب، گفتارِ اقبال، (لاہور: ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۹ء)، ص ۱۳۳

۱۵۔ کلیم اختر، اقبال اور مشاہیرِ کشمیر، محولہ بالا، ص ۲۷۲

۱۶۔ ایضاً، ص ۲۷۸

۱۷۔ ایضاً، ص ۲۹۷-۲۹۸

۱۸۔ صابر کلوروی، کلیات باقیات شعر اقبال، متروک اردو کلام، اقبال اکادمی، پاکستان، ۲۰۱۴، ص ۳۱۳

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۹۱-۱۹۲

۲۰۔ صابر کلوروی، کلیات باقیات شعر اقبال، متروک اردو کلام، محولہ بالا، ص ۳۱۴

۲۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، کلیاتِ اقبال، اردو، محولہ بالا، ص ۴۲۷

۲۲۔ گوہر نوشاہی، مرتب، مطالعہِ اقبال، محولہ بالا، ص ۱۵۲

۲۳۔ عطاء اللہ، شیخ، مرتب، اقبال نامہ، (لاہور: اقبال اکادمی، ۲۰۱۲ء)، ص ۱۰۳

۲۴۔ https://www.express.pk/story/2758717/pahalgam-ka-khooni-waqea-paighaam-kya-hai--2758717/یکم جون ۲۰۲۵

ماخذات

اقبال احمد صدیقی، مترجم: علامہ اقبال- تقریریں، تحریریں اور بیانات، لاہور: اقبال اکادمی، ۲۰۱۵ء

رئیس احمد جعفری: اقبال اور سیاستِ ملی، لاہور: اقبال اکادمی، پاکستان، ۱۹۸۱ء

صابر آفاقی، ڈاکٹر: جلوہِ کشمیر، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۸ء

صابر کلوروی، کلیات باقیات شعر اقبال، متروک اردو کلام، اقبال اکادمی، پاکستان، ۲۰۱۴

عطاء اللہ، شیخ، مرتب: اقبال نامہ، لاہور: اقبال اکادمی، ۲۰۱۲ء

کلیم اختر: اقبال اور مشاہیرِ کشمیر، لاہور، اقبال اکادمی، ۱۹۹۷

گوہر نوشاہی، مرتب: مطالعہِ اقبال، لاہور: بزمِ اقبال، مئی ۱۹۸۳ء

محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ: کلیاتِ اقبال، اردو، لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۴ء

محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ: کلیاتِ اقبال، فارسی، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۸

محمد رفیق افضل، مرتب: گفتارِ اقبال، لاہور: ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۹ء

https://www.express.pk/story/2758717/pahalgam-ka-khooni-waqea-paighaam-kya-hai--2758717/یکم جون ۲۰۲۵